دور کر دے حجاب جہل و غفلت میرے رب کھولدے دلمیں در علم حقیقت میرے رب
ہادی عالم علی مشکل کشا کیواسطے

کچھ نہیں مطلب دو عالم کے گل و گلزار سے کر مشرف مجھکو دیدار پر انوار سے،
سرور عالم محمد مصطفےٰ کیواسطے!

آپڑا در پر ترے میں ہر طرف سے ہوکر ملول کر تو ان ناموں کی برکت سے دعا میری قبول
یاالٰہی اپنی ذاتِ کبریا کیواسطے!

ان بزرگوں کے تئیں یارب غرض ہر رہیں کر شفاعت کا وسیلہ اپنے تو دربار میں
مجھ ذلیل وخوار و مسکین وگدا کیواسطے

اس دوئی نے کر دیا ہے دور وحدت سے مجھے کر دوئی کو دور کر پرنور وحدت سے مجھے
تا ہوں سب میرے عمل خالص رضا کیواسطے

کر دیا اس عقل نے بے عقل دیوانہ مجھے کر ذرا اس ہوش سے بیہوش و مستانہ مجھے
یارب اپنے عاشقان باوفا کیواسطے

کشمکش سے ناامیدی کی ہوا ہوں میں تباہ دیکھ مت میرے عمل کر لطف پر اپنی نگاہ
یارب اپنے رحم و احسان و عطا کیواسطے

چرخ عصیان سر پہ ہے زیر قدم بحر الم! چار سو ہے فوج غم کر جلدی اب بہر کرم
کچھ رہائی کا سبب اس بتلا کیواسطے

گرچہ میں بدکار و نالائق ہوں اے شاہ جہاں پر ترے در کو بتا اب چھوڑ کر جاؤں کہاں
کون ہے تیرے سوا مجھ بے نوا کیواسطے

ہے عبادت کا سہارا عابدوں کیواسطے اور تکیہ زہد کا ہے زاہدوں کیواسطے،

تعلیم الدین

مکمل و مدلل

علم دین کے تمام اجزاء، عقائد، اعمال، عبادات، معاملات، سیاست و معاشرت، آداب، تہذیب و اخلاق کی مستند کتاب مع حالات و شجرہ مشائخ چشت

از: حکیم الامۃ مولانا اشرف علی تھانویؒ

دار الاشاعت اردو بازار کراچی فون ۲۶۳۱۸۶۱

بتاویل اسناد الی السبب کے بھی اطلاق کرنا ناجائز نہ ہوگا کیونکہ آپ ایجاد اور بقائے عالم کے سبب ہیں بلکہ خدا بمعنی مالک اور معبود بمعنی مطاع کہنا بھی درست ہوگا اور جس طرح آپ پر عالم الغیب کا اطلاق اس تاویل خاص سے جائز ہوگا اسی طرح دوسری تاویل سے اس صفت کی نفی حق جل وعلا شانہ سے بھی جائز ہوگی یعنی علم غیب بالمعنی الثانی بواسطہ اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت نہیں پس اگر اپنے ذہن میں معنی ثانی کو حاضر کر کے کوئی کہتا پھرے کہ رسول اللہ ﷺ عالم الغیب ہیں اور حق تعالیٰ شانہٗ عالم الغیب نہیں (نعوذ باللہ منہ) تو کیا اس کلام کو منہ سے نکالنے کی کوئی عاقل متدین اجازت دینا گوارا کر سکتا ہے اس بنا پر تو بانوا فقیروں کی تمامتر بیہودہ صدائیں بھی خلاف شرع نہ ہوں گی، تو شرع کیا ہوا بچوں کا کھیل ہوا جب چاہا بنالیا جب چاہا مٹا دیا پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ﷺ کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے۔ پھر اگر زید اس کا التزام کر لے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب

حفظ الایمان
حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ
دارالکتاب دیوبند

آسیب دور کرنے کے لئے | پوری سورۂ جن (پ۲۹) **خاصیت**، جس پر آسیب آتا ہو اس پر ایک مرتبہ پڑھ کر دم کر دے یا لکھ کر بازو پر باندھ دے تو انشاء اللہ جاتا رہیگا۔

کشائش رزق کے لئے | پوری سورۂ مزمل (پ۲۹) **خاصیت**، کشائش رزق کے لیے بہت ہی مفید ہے اس کی ترکیب یہ ہے ایک چلہ تک ہر روز وقت معین پر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے پھر گیارہ سو گیارہ مرتبہ یا مغنی پڑھے بعدہٗ گیارہ مرتبہ سورہ مزمل کو پڑھے اور آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ لے جو اس عمل کو کرے گا۔ اللہ تعالیٰ غیب سے اس کی طرح طرح سے امداد فرمائے گا۔

عمل الٹنے سے حفاظت | پوری سورۂ عبس وتولّٰی (پ۳۰) **خاصیت**، جو شخص کسی عمل کے وقت اس سورت کو پڑھ لے تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ اس عمل کی رجعت سے محفوظ رہے گا۔

ولادت میں سہولت کے لئے | اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ وَ اِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ وَ اَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَ تَخَلَّتْ (انشقاق: ۱تا۴) **خاصیت**، ان آیتوں کو لکھ کر ولادت کی آسانی کے لیے بائیں ران میں باندھ دے انشاء اللہ تعالیٰ بہت آسانی سے ولادت ہو گی مگر بعد ولادت تعویذ کو فوراً کھول دینا چاہیئے اور اسی عورت کے سر کے بال کی دھونی مقام خاص پر دینا مفید ولادت ہے۔

بصارت کی کمی کے لئے | پوری سورت انا انزلناہ (پ۳۰) **خاصیت**، جو شخص وضو کے بعد آسمان کی طرف نظر کر کے ایک مرتبہ پڑھ لیا کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کی بصارت میں کبھی کمی نہ ہو گی۔

نصف قرآن کا ثواب | پوری سورۃ اِذَا زُلْزِلَتْ (زلزال: ۱) **خاصیت**، حدیث میں

کرے انشاء اللہ تعالیٰ دشواری دور ہو جائے گی۔

حمل کی حفاظت اَللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِمِقْدَارٍ (رعد ۸) **خاصیت،** اگر حمل گر جانے کا خوف ہو یا حمل نہ ٹھہرتا ہو اس آیت اور اوپر والی آیت ان دونوں کو لکھ کر عورت کے رحم پر باندھے انشاء اللہ تعالیٰ حمل محفوظ رہے گا اور اگر نہ ٹھہرتا ہوگا تو قرار پائے گا۔

رعد و برق سے حفاظت وَیُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلٰٓئِکَةُ مِنْ خِیْفَتِہٖ (رعد ۱۳)

خاصیت، رعد اور برق کے وقت اس کو پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ محفوظ رہے گا۔

ہول دل کے لئے اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُھُمْ بِذِکْرِ اللّٰہِ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (رعد ۲۸) **خاصیت،** ہول دل کے واسطے مفید ہے، ترکیب اوپر گزر چکی ہے۔

سفر کے لئے رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا (بنی اسرائیل ۸۰) **خاصیت،** سفر کرنے کے وقت یا سفر سے آنے کے وقت اس کو پڑھ لے انشاء اللہ تعالیٰ عزت سے بسر ہوگی۔

ہر قسم کے درد کے لئے وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰہُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا (بنی اسرائیل ۱۰۵) **خاصیت،** ہر مرض اور ہر درد کے واسطے مقام مرض پر ہاتھ رکھ کر ان آیتوں کو پڑھ کر تین مرتبہ دم کرے انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد صحت ہوگی۔

درندہ سے حفاظت وَکَلْبُھُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَیْہِ (کہف ۱۸) **خاصیت،** اگر راستہ میں کوئی شیر یا کتا حملہ کرے اور شور مچائے تو فوراً اس آیت کریمہ کو پڑھے چپ ہو جائے گا۔

قلب کے نور کے لئے پوری سورۂ کہف[1] **خاصیت،** جو کوئی ہر جمعہ کو ایک بار پڑھ لے

---

[1] پ ۱۵، ۱۶ کہف مکی

ہر قسم کے عملیات و تعویذات اور وظائف کی مشہور و مقبول کتاب
جس میں ہر عمل کے ساتھ قرآنی آیات کے سامنے سورت کا نام اور آیت نمبر
درج کیا گیا ہے اور سابقہ نسخوں کی اغلاط درست کی گئی ہیں۔

دار الاشاعت
اردو بازار، کراچی ۱ فون ۲۶۳۱۸۶۱

دور ہو گیا پھر تھوڑی دیر کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں۔ اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ مجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں، اس کو صحیح پڑھنا چاہئے اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جاوے لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے حالانکہ مجھکو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے۔ دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہو گئی زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھکو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور کا ہی خیال تھا لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جاوے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جاوے بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں اللھم صل علی سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی خوب رویا اور بھی بہت سی وجوہات ہیں جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں کہاں تک عرض کروں۔

جواب اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔ ۲۴ شوال ۱۳۳۵ھ۔

۴۳

سوال جناب مخدوم و مطاع مولانا عم فیضہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مکرمت نامہ وارد ہو کر باعث اعزاز ہوا یہ ناچیز حضرت جد امجد قبلہ عالم مدظلہ العالی کا نواسہ مولوی ...... صاحب مرحوم کا ادنیٰ خادم ہے اس میں شک نہیں کہ جناب نے ضروریات زمانہ کے لحاظ سے دینی خدمت بہت کی ہے اور بہت سے رسائل مفیدہ دینیات میں تصنیف فرما کر لوگوں کو مستفیض فرمایا مگر آپ سے

۷۸۶

کان اللہ تعالیٰ

کثرت یزید فی عیشا

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتخولنا بالموعظة مخافة السآمة علینا

اسم الالایہ کہ دال ست بر مطلوبیت با وجود سامع و امداد و المحدیث کہ دال ست بر جذب بیت ایں ہر دو:

فصل و ارشاد صحیفہ شہریہ ملقب بہ

الامداد

مشتمل بر شعب علمیہ متنوعہ خمسہ مسلسلہ و دائرہ

یعنی امداد الفتاوی فی الفقہ والعقائد و حوادث الفتاوی فی ما یتعلق بالسوانح الجدیدة
تربیة السالک فی الاحوال الخاصة من السلوک والرفیق فی سواء الطریق فی الاحوال العامة منہ و
ملفوظات خبرت فی الفوائد المختصة العقلیة و النقلیة کہ کل آن از افادات مسلسلہ حضرت مولانا اشرف علی
صاحب مدظلہ است با جملہ آن از افاضات حضرت شیخ العرب والعجم مولانا الحاج حافظ محمد امداد اللہ است کہ
لقب صحیفہ شہریست بہ تبرک بنام نامی ایشان نیز و بنا بر مناسبت الاشتقاق اختیار کردہ شدہ دیگر ایں نسبت

جلد (۳)	بابت ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۲۶ ہجری	عدد (۸)

باہتمام احقر رفیق احمد
از مطبع امداد المطابع تھانہ بھون جلوہ نمود گرفت

نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معذور فرمایا بلکہ سزا اُس فعل کی دی کہ جسکی تفصیل بہت طویل ہے پس قول صوفی صاحب کا محض باطل ہے اور زاہد صاحب کا قول صحیح ہے واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

(ش ۳۴) شرع شریف کا کیا حکم ہے کہ کوا دیسی جو عموماً بستیوں میں پایا جاتا ہے حلال ہے یا حرام فقہا رنے بعض اقسام کوے کو حلال لکھا ہے اور بعض کو حرام اب یہ دریافت کرنا منظور ہے کہ یہ کوا قسم حرام میں ہے یا حلال میں ؟ بینوا توجروا۔

(ج) کتب فقہ میں تعیین اقسام غراب میں الفاظ مختلف ہیں مگر جب یہ فیصلہ خود کتب فقہ میں مذکور ہے کہ مدار اسکی خوراک پر ہے پس یہ کوا جو ان بستیوں میں پایا جاتا ہے اگر یہ عقعق نہو تو بھی اسکی حلت میں شبہہ نہیں ہے اسلئے کہ جب وہ بھی خلط کرتا ہے اور نجاست وغلہ ودانہ سب کچھ کھاتا ہے تو اسکی حلت بھی مثل عقعق کے معلوم ہوگی خواہ اسکو عقعق کہا جاوے یا نہ کہا جاوے فقط واللہ تعالیٰ اعلم بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(ش ۳۴) زید اپنے آپکو حنفی بتاتا ہے مگر مولوی نذیر حسین دہلوی کا مداح ہے اور آمد ورفت بھی رکھتا ہے یوں کہتا ہے کہ جامع شواہد میں جو عقاید غیر مقلدین کے درج ہیں وہ غلط ہیں صاحب جامع نے غیر مقلدوں پر تہمت کی ہے زید مذکور اکثر بلکہ ہمیشہ غیر مقلدوں کے ساتھ شریک ہوکر انکی مسجد میں نماز پڑھتا ہے اب حنفیہ کی مسجد کا امام بننا چاہتا ہے اور کہتا ہے کہ غیر مقلدوں کی مدح کرنیوالے شخص کی امامت میں تو کیا حرج ہو سکتا ہے میں تو حنفیہ کی کتابوں سے رافضی اور خارجی کی امامت کا ثبوت دیدوں پس ایسے شخص کی امامت اور وعظ سننا جایز ہے یا ناجایز مشرح قول فیصل تحریر فرما دیجے کہ نزاع باہمی رفع ہو۔

(ج) غیب کی بات تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے مگر اصل حال یہ ہے کہ اس زمانہ میں غیر مقلد تقیہ کرکے اکثر اپنے آپکو حنفی کہدیتے ہیں اور در واقع وہ حنفیہ کو مشرک بتلاتے ہیں خود مولوی نذیر حسین نے مکہ معظمہ میں غیر مقلد ہونے سے تبری اور حلف کیا اور حنفی اپنے آپکو بتلایا اور ہندوستان میں وہ ہمیشہ سخت غیر مقلد تھے اور اب بھی وہ ویسے ہی ہیں سو جب امام کا یہ حال تو انکے مقتدی کیسے کچھ ہونگے اور مولوی نذیر حسین کا حنفیوں کو بدتر از یہود کہنا معتبر لوگوں سے سنا گیا ہے اور خود مخلص شاگرد ان کے تقلید شخصی کو شرک بتاتے ہیں تو یہ شخص مداح اُن کا کسطرح حنفی ہو سکتا ہے یہ دعویٰ اُسکا قابل قبول نہیں بظاہر حال۔ اور جامع الشواہد سے لاریب دوسرے غیر مقلدین بھی تبری کرتے ہیں مگر جس قدر مسائل سے صاحب جامع شواہد نے نقل کیا ہے اُنمیں ہرگز تحریف نہیں چند وقت سے بندہ نے بھی مطالعہ کر دیکھی ہے اور یہ عقاید بعض غیر مقلدین کے بعض معتبروں کی زبانی دریافت ہوئے اور وہ خود

إِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ ذَكَرَهٗ
الحمد للہ کہ امام ہمام قدوۃ الانام قطب العالم جنید عصر نعمان دوراں بخاری وقت
حضرت مولانا الحافظ الحاج المولوی رشید احمد محدث گنگوہی قدس سرہ کی سوانح
تذکرۃ الرشید
اخوان طریقت کی ضیافت طبع اور محبان سنت اہل اسلام کی خدمات میں عموماً
پیش کرنے اور اپنے لئے باقیہ صالحہ وذخیرہ آخرت بنانے کی نیت سے باہتمام عاجز عاشق الٰہی
بلالی اسٹیم ساڈھورہ میں طبع ہوئی
بار اول تین ہزار
عام قیمت

گھوڑوں کو خصی کرنا

(سوال) گھوڑوں کا آختہ کرنا یعنی بدھیا کرنا باعث کرنے شوخی کے جائز ہے یا نہیں۔
(جواب) گھوڑے اور بکرے وغیرہ کو آختہ کرنا درست ہے۔

جوں کو گرم پانی یا دھوپ میں مارنا

(سوال) جوں کا مارنا گرم پانی میں یا دھوپ میں جائز ہے یا نہیں۔
(جواب) جوں کا مارنا گرم پانی میں یا دھوپ میں جائز ہے کچھ حرج نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حلال کوا کھانا

(سوال) جس جگہ زاغ معروفہ کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کوا کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب۔
(جواب) ثواب ہوگا۔

بھڑوں کا جلانا

(سوال) بھڑوں کا جلانا منع ہے مگر بعض جگہ کہ جہاں بکثرت آدمی آتے جاتے ہیں اور یہ کاٹتی ہیں اور بغیر جلائے کسی تدبیر سے دور نہ ہوں تو ایسے موقع پر جلانا جائز ہے یا نہیں۔
(جواب) اور تدبیر نہ ہو تو جلانا درست ہے۔

ملفوظات

بھاگلپوری کپڑے

(۱) بھاگلپوری کپڑے ریشمی ہیں ان کا حکم ریشمی کا ہے مگر یہ موٹا ریشم ہے اور معروف ریشم ریشم کی عمدہ قسم ہے پس اگر تانا بانا دونوں ریشم کے یا بندہ کے ہوں خواہ صرف بانا ریشم کا ہو تو دونوں صورتوں میں نادرست ہے اور اگر دونوں ریشمی نہ ہوں بلکہ صرف تانا ریشمی ہو تو درست ہے جیسا ریشم کا بھی یہی حکم ہے حاصل یہ کہ بندہ ریشم ہے چھال نہیں ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاویٰ رشیدیہ (کامل)
مبوب بطرزِ جدید
حضرت مولانا مفتی رشید احمد گنگوہیؒ
دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی ۱

جواب :۔ گھوڑی پر گدھے کا ڈلوانا درست ہے اور اس کا فروخت کرنا بھی درست ہے۔

گھوڑوں کو خصی کرانا

سوال :۔ گھوڑوں کا آختہ کرنا یعنی بدھیا کرنا باعث کہنے شوخی کے جائز ہے یا نہیں ؟

جواب :۔ گھوڑے اور بکرے وغیرہ کو آختہ کرنا درست ہے۔

جُوں کو گرم پانی یا دھوپ میں مارنا

سوال :۔ جوں کا مارنا گرم پانی میں یا دھوپ میں جائز ہے یا نہیں ؟

جواب :۔ جوں کا مارنا گرم پانی میں یا دھوپ میں جائز ہے کچھ حرج نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حلال کوا کھانا

سوال :۔ جس جگہ زاغ معروفہ کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو بُرا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کوا کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب ؟

جواب :۔ ثواب ہوگا۔

بھڑوں کا جلانا

سوال :۔ بھڑوں کا جلانا منع ہے مگر بعض جگہ کہ جہاں بکثرت آدمی آتے جاتے ہیں اور یہ کاٹتی ہیں اور بغیر جلائے کسی تدبیر سے دُور نہ ہوں تو ایسے موقع پر جلانا جائز ہے یا نہیں ؟

جواب :۔ اور تدبیر نہ ہو تو جلانا درست ہے۔

ملفُوظات

(۱) بھاگلپوری کپڑے ریشمی ہی ہیں ان کا حکم ریشمی کا ہی ہے مگر یہ موٹا ریشم ہے اور معروف ریشم، ریشم کی عمدہ قسم ہے پس اگر تانا بانا دونوں ریشم کے یا بندہ کے ہوں خواہ صرف بانا ریشم کا ہو تو دونوں صورتوں میں نادرست ہے اور اگر دونوں ریشمی نہ ہوں بلکہ صرف تانا ریشمی ہو تو درست ہے، جیسا ریشم کا بھی یہی حکم ہے، حاصل یہ کہ بندہ ریشم ہے چھال نہیں ہے۔ فقط واللہ اعلم

(۲) مجھے کوئی وظیفہ ایسا معلوم نہیں کہ جس سے ذوق و شوق پیدا ہو ہاں دنیا سے بے رغبتی اور اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرنا اُس کے لئے مفید ہے جس شئے کی ماں باپ کی طرف سے بہ صراحت یا بہ دلالت اجازت ہو اُس کا لینا مضائقہ نہیں ہے اور بلا مرضی اُن کے مال میں تصرف درست نہیں۔

(۳) ایسے ظروف جن کا استعمال سب زن و مرد کو حرام ہے بنانے نہیں چاہئیں کہ بالآخر سبب معصیت ہو جاتا ہے اور جو انگوٹھی زن و مرد دونوں پہنتے ہیں وہ بیچنا اور بنانا درست ہے اور جو مردوں کو درست ہے یا عورتوں کو درست ہے اس کا بنانا اور بیچنا بھی درست ہے۔

(۴) سیاہ خضاب مرد کو درست نہیں ہے کسی وجہ سے بھی اور عورتوں کو نماز میں پشت پا کا ڈھکنا اور پشت دست

- فتاوی رشیدیہ مکمل مبوب
- سبیل الرشاد
- ہدایۃ الشیعہ
- زبدۃ المناسک
- فیصلۃ الاعلام فی دار الحرب و دار الاسلام
- لطائف رشیدیہ
- ہدایۃ المعتدی فی قراءۃ المقتدی
- القطوف الدانیۃ فی تحقیق الجماعۃ الثانیۃ
- الحق الصریح فی اثبات التراویح
- فتوی مولد شریف
- رد الطغیان فی اوقاف القرآن
- تعداد رکعات تراویح
- اوثق العری فی تحقیق الجمعۃ فی القری
- فتوی احتیاط الظہر

حکایت (۳۰۳) خان صاحب نے فرمایا کہ حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ نے خود مجھ سے فرمایا کہ جب میں ابتداً گنگوہ کی خانقاہ میں آکر مقیم ہوا ہوں تو خانقاہ میں بول و براز نہ کرتا تھا بلکہ باہر جنگل جاتا تھا کہ شیخ کی جگہ ہے حتیٰ کہ لیٹنے اور جوتے پہن کر چلنے پھرنے کی ہمت نہ ہوتی تھی۔[1]

حکایت (۳۰۴) حضرت والد ماجد مولانا حافظ محمد احمد صاحب و عم محترم مولانا حبیب الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہما نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ گنگوہ کی خانقاہ میں مجمع تھا حضرت گنگوہیؒ اور حضرت نانوتویؒ کے مرید و شاگرد سب جمع تھے اور یہ دونوں حضرات بھی وہیں مجمع میں تشریف فرما تھے کہ حضرت گنگوہی نے حضرت نانوتویؒ سے محبت آمیز لہجہ میں فرمایا کہ یہاں ذرا لیٹ جاؤ حضرت نانوتویؒ کچھ شرما سے گئے مگر حضرت نے پھر فرمایا تو بہت ادب کے ساتھ چت لیٹ گئے حضرت بھی اسی چارپائی پر لیٹ گئے اور مولانا کی طرف کو کروٹ لے کر اپنا ہاتھ ان کے سینے پر رکھ دیا جیسے کوئی عاشق صادق اپنے قلب کو تسکین دیا کرتا ہے مولانا ہر چند فرماتے ہیں کہ میاں کیا کر رہے ہو یہ لوگ کیا کہیں گے حضرت نے فرمایا کہ لوگ کہیں گے کہنے دو۔[2]

حکایت (۳۰۵) خان صاحب نے فرمایا کہ حضرت گنگوہیؒ نے فرمایا کہ مجھے محمود (حضرت کے صاحبزادے) مرحوم کا صدمہ ضرور ہے مگر مولانا کی وفات کے بعد صدمہ کا کوئی صدمہ مقابلہ نہیں کر سکتا اور اس واقعہ کو حضرت عم محترم مولانا حبیب الرحمٰن صاحبؒ نے یوں بیان فرمایا کہ حضرت گنگوہیؒ نے ایک مجمع میں فرمایا کہ اگر وہ بات نہ ہوتی تو میں مولانا کے صدمہ کا تحمل نہ کر سکتا اور مر جاتا اس پر مولوی محمد حسن صاحب مراد آبادی نے جرات کر کے عرض کیا' حضرت وہ بات کیا فرمایا "میاں وہی" انہوں نے پھر ذرا جرات کر کے عرض کیا کہ حضرت وہی اور وہ بات کا

---

[1] افسوس ایسی جماعت کو معاندین بے ادب کہتے ہیں بلکہ اگر اس پر افراط فی الادب ہونے کا شبہ کیا جاتا تو گنجائش تھی جس کا جواب ہم غلبہ حال سے دیتے اور ایسا غلبہ اخیر میں اعتدال سے مغلوب ہو جاتا ہے۔ [2] اس سے زیادہ خودداری کی فنا کی نظیر کیا ہوگی۔ کیا اہل تصنع ایسا کر سکتے ہیں ان پر تو یہ موت سے زیادہ گراں ہے اور مولانا گنگوہی کا یہ کمال تھا کہ رنگ فنا خجلت پر غالب تھا اور مولانا نانوتوی کا یہ کمال تھا کہ خجلت پر فنا کو مجاہدہ سے غالب کر دیا۔ ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است

حکایت (۳۰۷)

خان صاحب نے فرمایا کہ حضرت گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ نے مولوی محمد یحییٰ صاحب کاندھلوی سے فرمایا کہ فلاں مسئلہ شامی میں دیکھو مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت وہ مسئلہ شامی میں تو ہے نہیں فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے لاؤ شامی اٹھا لاؤ شامی لائی گئی حضرت اس وقت آنکھوں سے معذور ہو چکے تھے شامی کے دو ثلث اوراق دائیں جانب کر کے اور ایک ثلث بائیں جانب کر کے اندازے سے کتاب ایک دم کھولی اور فرمایا کہ بائیں طرف کے صفحہ پر نیچے کی جانب دیکھو دیکھا تو وہ مسئلہ اسی حصہ میں موجود تھا[1] سب کو حیرت ہوئی حضرت نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری زبان سے غلط نہیں نکلوائے گا۔

حکایت (۳۰۸) خان صاحب نے فرمایا کہ نواب لطف علی خاں رئیس چھتاری بیمار ہوئے اور مجھے مع ایک ہمراہی کے دعا کرانے کے لئے پہلے دیوبند بھیجا کہ حاجی عابد حسینؒ سے دعائے صحت کراؤ اور پھر گنگوہ پہنچ کر حضرت سے دعائے صحت کراؤ میں دیوبند سے دعا کرا کر گنگوہ پہنچا حضرت مجمع میں تشریف رکھتے تھے میں نے دعا کے لیے عرض کیا اس پر حضرت نے ایک حکایت سنائی شروع فرمائی کہ کسی رئیس کو باجا سننے کا شوق تھا ہر قسم کے باجا جانے والے آتے تھے ایک دن جبکہ کئی قسم کے مختلف باجے جائے جا رہے تھے ایک صاحب اپنی لاٹھی منہ میں لے کر ہو ہو کرنے لگے رئیس نے تمام باجے رکوا کر کہا کہ اب بجاؤ تو انھوں نے کہا حضور میرا باجا تو رنڈے ہی میں جا کر تا ہے یہ حکایت سنا کر فرمایا کہ لوگ آتے ہیں کہیں کہیں[2] رنڈے میں یہاں بھی آ نکلتے ہیں میرے پاس کیا رکھا ہے پھر دوسرے وقت خلوت میں مولوی حبیب الرحمٰن صاحب سے فرمایا کہ مجھے تو ان کی صحت کی طرف سے مایوسی ہے کیا کروں میرے دل میں تو ان کی صحت آتی نہیں میں (خان صاحب) واپس ہو گیا یہاں تک کہ شعبان آگیا اور مدارس کی تعطیل ہو گئی نواب

---

[1] یہ دوسری جگہ جانے پر تکبیر نہیں بلکہ دعوئی اخلاص پر نکیر ہے: [2] دعا سے انکار نہیں بلکہ الحاح فی الدعا سے ایک مانع طبعی کا بیان ہے: (اشرف علی)

ارواحِ ثلاثہ
یعنی
حکایاتِ اولیاء
حضرت مولانا اشرف علی تھانوی
www.besturdubooks.wordpress.com
مکتبہ عمر فاروق

ان کی تاریخ کے اس فقرے کا یعنی

"دہلی اور لکھنؤ کے ٹوٹتے ہی باغیوں کی کمر ٹوٹ گئی" ص ۱۲۹ جام جہاں نما

جس کا مطلب بھی یہی ہے۔

یہ اتفاق کی بات تھی کہ مقابلہ سب سے زیادہ ان ہی دونوں مقامات میں ہوا، اور کش مکش بھی سب سے زیادہ طویل ان ہی دونوں مقامات کی تھی۔ کافی وقفہ اسی لئے سوچنے سمجھنے اور فیصلہ کرنے کا ان لوگوں کو مل گیا۔ جو عوام کے بھیڑیا دھسان میں ابتدا ہی سے شریک نہیں ہوئے تھے، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس ہنگامہ میں شریک ہونے والوں میں ایک طبقہ تو ان لوگوں کا تھا، جن کے لئے "ہُو" کی آواز بس تھی، ہندو اور مسلمان دونوں ہی طرح کے مورخین کی کتابوں میں اس قسم کی باتیں جو ملتی ہیں۔ مثلاً راجہ شیو پرشاد نے لکھا ہے کہ

"اس عرصہ میں ہزارہا قیدی چھٹے، اور انہوں نے شہر اور چھاونی کے لچے بدمعاش

(گذشتہ صفحہ سے) وقت پر انگریزوں کو میسر آ گئی تو کہنے والے کہتے ہیں کہ لکھنؤ کا سقوط آسان نہ تھا۔ رزیڈنسی کی کوٹھی بیلی گارڈ کے در و دیوار میں بھی جد و جہد کرنے والوں کی نشانیاں محفوظ ہیں۔ اس موقعہ پر بے ساختہ جی چاہ رہا ہے کہ ایک سنی ہوئی بات کا ذکر کر دوں، اگرچہ اب نہ ان باتوں کے سننے والے ہی رہ گئے ہیں اور نہ جاننے والے نواب صدر یار جنگ مولانا حبیب الرحمٰن خان شیروانی صدر الصدور سرکار آصفیہ قدس اللہ سرہ سے ایک دفعہ نہیں مختلف موقعوں پر یہ بات فقیر نے سنی تھی کہ انگریزوں کے مقابلہ میں جو لوگ لڑ رہے تھے ان میں حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ بھی تھے۔ اچانک ایک دن مولانا کو دیکھا گیا کہ خود بھاگے جا رہے ہیں اور کسی چودھری کا نام لے کر جو باغیوں کی فوج کی افسری کر رہے تھے کہتے جاتے تھے کہ لڑنے کا کیا فائدہ خضر کو تو میں انگریزوں کی صف میں پا رہا ہوں۔ نواب صاحب ہی دوسرے واقعہ کا ذکر بھی فرماتے تھے کہ غدر کے بعد جب گنج مرادآباد کی ویران مسجد میں حضرت مولٰنا جا کر مقیم ہوئے تو اتفاقاً اسی راستے سے جس کے کنارے مسجد ہے کسی وجہ سے انگریزی فوج گذر رہی تھی، مولٰنا مسجد سے دیکھ رہے تھے، اچانک مسجد کی سیڑھیوں سے اتر کر دیکھا گیا کہ انگریزی فوج کے ایک سائیس کے جو باگ ڈور گھوڑے وغیرہ گھوڑے کا تھامے ہوئے تھا اس سے باتیں کر کے پھر مسجد واپس آ گئے، اب یاد نہیں کہ پوچھنے پر یا خود بخود فرمانے لگے کہ سائیس جس سے گفتگو کی یہ خضر تھے جب پوچھا گیا کہ کیا معاملہ تو جواب میں کہا کہ حکم یہی ہوا ہے۔ یہ روایت نواب صاحب سے سنی ہوئی ہے، باقی خود خضر کا مطلب کیا ہے؟ نصرت حق کی خاص شکل تھی جو اس نام کر ظاہر ہوتی ہے تفصیل کیلئے شاہ ولی اللہ وغیرہ کی کتابیں پڑھئے گویا جو کچھ دیکھا جا رہا تھا اسی کے باطنی پہلو کا یہ مکاشفہ تھا۔

سوانح قاسمی ۱۳۷۳ھ
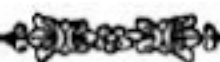
یعنی سیرت شمس الاسلام

سیدنا الامام الکبیر حضرت مولانا محمد قاسم النانوتوی قدس اللہ تعالیٰ سرہ

حصہ دوم

مؤلفہ

سیف القلم حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانی عم فیوضہم

حسب ہدایت

حضرت مولانا محمد طیب مہتمم دار العلوم دیوبند

دفتر دار العلوم سے شائع کی گئی

على العرش استوى هل تجوزون اثبات جهة ومكان للباري تعالى ام كيف رايكم فيه ؟

رحمٰن عرش پر مستوی ہوا، کیا جائز سمجھتے ہو باری تعالیٰ کے لیے جہت و مکان کا ثابت کرنا یا کیا رائے ہے؟

الجواب

قولنا فى امثال تلك الآيات انا نؤمن بها ولا يقال كيف و نؤمن بالله سبحانه وتعالى متعال ومنزه عن صفات المخلوقين وعن سمات النقص و الحدوث كما هو رأى قدمائنا. واما ما قال المتاخرون من ائمتنا فى تلك الآيات يأولونها بتاويلات صحيحة سائغة فى اللغة والشرع بانه يمكن ان يكون المراد من الاستواء الاستيلاء ومن اليد القدرة الى غير ذلك تقريبًا الى افهام القاصرين فحق ايضا عندنا واما الجهة والمكان فلا نجوز اثباتهما له تعالى ونقول انه تعالى منزه ومتعال عنهما وعن جميع سمات الحدوث.

جواب

اس قسم کی آیات میں ہمارا مذہب یہ ہے کہ ان پر ایمان لاتے ہیں اور کیفیت سے بحث نہیں کرتے، یقیناً جانتے ہیں کہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ مخلوق کے اوصاف سے منزہ اور نقص و حدوث کی علامات سے مبرا ہے جیسا کہ ہمارے متقدمین کی رائے ہے اور ہمارے متاخرین اماموں نے ان آیات میں جو صحیح اور لغت و شرع کے اعتبار سے جائز تاویلیں فرمائی ہیں تاکہ کم فہم سمجھ لیں مثلاً یہ کہ ممکن ہے استواء سے مراد غلبہ ہو اور ہاتھ سے مراد قدرت، تو یہ بھی ہمارے نزدیک حق ہے۔ البتہ جہت و مکان کا اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت کرنا ہم جائز نہیں سمجھتے اور یوں کہتے ہیں کہ وہ جہت و مکانیت اور جملہ علامات حدوث سے منزہ و عالی ہے۔

اَلمُہنّد علی المُفنّد

یعنی

عقائدِ علماءِ اہلِ سُنّت دیوبند رحمہم اللہ

تالیف

فخر المحدثین حضرۃ مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس اللہ سرہ العزیز

المتوفی ۱۳۴۶ ھ

باضافہ

عقائد اہل السنۃ والجماعۃ

از

حضرۃ مولانا مفتی سید عبد الشکور ترمذی مدظلہم

مع

تصدیقاتِ قدیمہ وجدیدہ

ادارہ اسلامیات ۱۹۰- انار کلی لاہور

the effulgence of his Nubūwah ﷺ. He being the Seal of the Ambiyaa, in personality, time and place, there would be no harm to his Nubūwaat if in theory there were to be another Nabi in the era after him ﷺ."

This is a very delicate meaning which only those will understand who have insight and intact intelligence and Allaah has filled their hearts with His light. As for those whose share is but ignorance and lack of understanding, how can they possibly understand such delicate meanings?

Ambiyaa are not innocent of sin

The most dangerous belief of Ibn Taymiyah is, I believe, the belief that the Ambiyaa are not *ma'sūm* [innocent] of sin and disobedience, whether minor or major. According to him the *'Ismah [innocence]* of the Ambiyaa is confined to what they relate from Allaah, that they do not repeatedly sin or remain upon a sin. It does not mean as the Ahlus Sunnah believe, that they never commit any sin.

He wrote in the tenth volume of his *Fatāwā*, "The Ambiyaa – may Allaah's salutations be upon them – are *Ma'sūm* in terms of what they relate from Allaah and conveying His messages." *[p289]*

"The aims of Nubūwah and Risālah are achieved through this *'Ismah* which is established for the Ambiyaa." *[p290]*

He introduces this word a bit saying, "The *'Ismah* through which they convey from Allaah is established, thus there is no error remaining in the conveying." *[p290]*

المهنّد علی المفنّد

یعنی

عقائدِ علماءِ اہلِ سنت دیوبند رحمہم اللہ

تالیف

فخر المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس اللہ سرہ العزیز

المتوفی ۱۳۴۶ھ

باضافہ

عقائدِ اہل السنۃ والجماعۃ

از

حضرت مولانا مفتی سید عبدالشکور ترمذی مدظلہم

مع

تصدیقاتِ قدیمہ وجدیدہ

ادارہ اسلامیات ○ ۱۹۰- انارکلی لاہور

مناخلاف ذلك فانه من انكر ذلك
فهو عندنا كافر لانه منكر للنص
القطعي الصريح نعم شيخنا ومولانا سيد
الاذكياء المدققين المولوی محمد قاسم
النانوتوی رحمه الله تعالی اتی بدقة
نظره تدقيقا بديعا اكمل خاتميته
علی وجه الكمال واتمها علی وجه
التمام فانه رحمه الله تعالی قال فی
رسالته المسماة "بتحذير الناس" ما
حاصله ان الخاتمية جنس تحته
نوعان احدهما خاتمية زمانية
وهو ان يكون زمان نبوته صلی الله
عليه وسلم متاخرا من زمان نبوة
جميع الانبياء ويكون خاتما لنبوتهم
بالزمان والثانی خاتمية ذاتية و
هی ان يكون نفس نبوته صلی الله
عليه وسلم ختمت بها وانتهت اليها
نبوة جميع الانبياء وكما انه صلی الله
عليه وسلم خاتم النبيين بالزمان كذلك
هو صلعم خاتم النبيين بالذات فان كل ما
بالعرض يختم علی ما بالذات وينتهی اليه و
لا تتعداه ولما كان نبوته

ہم میں سے کوئی اس کے خلاف کیسے کیونکہ جو
اس کا منکر ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے
اس لیے کہ منکر ہے نص صریح قطعی کا بلکہ ہمارے
شیخ و مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی
رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی وقتِ نظر سے عجیب
رقیق مضمون بیان فرما کر آپ کی خاتمیت کو
کامل و تمام ظاہر فرمایا ہے جو کچھ مولانا نے اپنے
رسالہ "تحذیر الناس" میں بیان فرمایا ہے اس
کا حاصل یہ ہے کہ خاتمیت ایک جنس ہے جس
کے تحت میں دو نوع داخل ہیں ایک خاتمیت
باعتبار زمانہ وہ یہ کہ آپ کی نبوت کا زمانہ تمام
انبیاء کی نبوت کے زمانہ سے متاخر ہے اور
آپ بحیثیت زمانہ کے سب کی نبوت کے
خاتم ہیں، اور دوسری نوع خاتمیت باعتبار
ذات، جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ہی کی
نبوت ہے جس پر تمام انبیاء کی نبوت ختم و
منتہی ہوئی اور جیسا کہ آپ خاتم النبیین ہیں
باعتبار زمانہ اسی طرح آپ خاتم النبیین ہیں
بالذات کیونکہ ہر وہ شے جو بالعرض ہو ختم ہوتی
ہے اس پر جو بالذات ہو اس سے آگے
سلسلہ نہیں چلتا اور جبکہ آپ کی نبوت بالذات

صلی اللہ علیه وسلم بالذات ونبوة
سائر الانبیاء بالعرض لان نبوتهم
علیهم السلام بواسطة نبوته صلی اللہ
علیه وسلم وهو الفرد الاکمل الاوحد
الابجل قطب دائرة النبوة والرسالة
وواسطة عقدها فهو خاتم النبیین
ذاتا و زمانا ولیس خاتمیته صلی اللہ
علیه وسلم منحصرة فی الخاتمیة
الزمانیة فانه لیس کبیرة فضل
ولا زیادة رفعة ان یکون زمانه
صلی اللہ علیه وسلم متاخرا من زمان
الانبیاء قبله بل السیادة الکاملة و
الرفعة البالغة والمجد الباهر و
الفخر الزاهر تبلغ غایتها اذا کان
خاتمیته صلی اللہ علیه وسلم ذاتا و
زمانا واما اذا اقتصر علی الخاتمیة
الزمانیة فلا تبلغ سیادته ورفعته صلی
اللہ علیه وسلم کمالها ولا یحصل له
الفضل بکلیته وجامعیته وهذا
تدقیق منه رحمه الله تعالی ظهر له
فی مکاشفات فی اعظام شانه و

ہے اور تمام انبیا علیہم السلام کی نبوت بالعرض
اس لیے کہ سارے انبیار کی نبوت آپ کی نبوت
کے واسطہ سے ہے اور آپ ہی فرد اکمل و یگانہ
اور دائرہ رسالت ونبوت کے مرکز اور عقد
نبوت کے واسطہ ہیں پس آپ خاتم النبیین
ہوئے ذاتاً بھی اور زماناً بھی اور آپ کی خاتمیت
صرف زمانہ کے اعتبار سے نہیں ہے اس لیے
کہ یہ کوئی بڑی فضیلت نہیں کہ آپ کا زمانہ انبیاء
سابقین کے زمانے سے پیچھے ہے بلکہ کامل
سرداری اور غایت رفعت اور انتہا درجہ
کا شرف اسی وقت ثابت ہوگا جبکہ آپ کی
خاتمیت ذات اور زمانہ دونوں اعتبار سے
ہو ورنہ محض زمانہ کے اعتبار سے خاتم الانبیاء
ہونے سے آپ کی سیادت و رفعت نہ مرتبہ
کمال کو پہنچے گی اور نہ آپ کو جامعیت فضل
کلی کا شرف حاصل ہوگا اور یہ دقیق مضمون جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت و
رفعت شان و عظمت کے بیان میں مولانا
کا مکاشفہ ہے۔ ہمارے خیال میں علمائے
متقدمین اور اذکیاء متبحرین میں سے کسی کا
ذہن اس میدان کے نواح تک بھی نہیں گھوما۔

علم ہے اور بھی اس کے موید ظاہر ہے کہ شاعر کی تربیت سے شعر آوے گا اور
طبیب کی تربیت سے فن طب اور محدث کی تربیت دربارہ حدیث مفید ہوگی۔
فقیہ کی دربارہ فقہ ہو جس کی مربی مدینۃ العلم ہو جو علم مطلق ہے مثل ابصار
واسماع علم خامس و قسم خامس نہیں تو لاجرم فرد تربیت یافتہ اعلیٰ ذات پاک محمدی
صلعم بھی علم مطلق میں صاحب کمال ہو گی اور ظاہر ہے کہ مطلق میں تمام خصص
خاصہ جو مقیدات میں ہوتی ہیں مندرج ہوتے ہیں سو یہ بعینہ مضمون علمت
علم الاولین الخ ہے اور یہی وجہ ہوئی کہ معجزہ خاص جو ہر نبی کو مثل پروانہ تقرری
بطور نبوت سند بنتا ہے اور بنظر ضروریات ہر وقت قبضہ میں رہتا ہے مثل عنایات
خاصہ گردپیگاہ کا قبضہ نہیں ہوتا ہمارے حضرت صلعم کو قرآن ملا جو تبیانا لکل شیٔ
ہے تاکہ معلوم ہو کہ آپ اس فن میں یکتا ہیں کیونکہ ہر شخص کا اعجاز اسی فن میں مقصود
ہے جس فن میں اور اس کے شریک نہ ہوں اور وہ اس میں یکتا ہو مثلاً خوشنویس
کے سامنے اگر اور عاجز ہوتے ہیں تو اچھے خوش قطعہ کے لکھنے ہی میں عاجز
ہوتے ہیں اور فنوں میں عاجز نہیں سمجھے جاتے بالجملہ رسول اللہ صلعم وصف
نبوت میں موصوف بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور انبیاء موصوف بالعرض اس
صورت میں اگر رسول اللہ صلعم کو اول یا اوسط میں رکھتے تو انبیاء متاخرین کا دین
اگر مخالف دین محمدی ہوتا تو اعلیٰ کا ادنیٰ سے منسوخ ہونا لازم آتا حالانکہ خود فرماتے
ہیں۔ ما ننسخ من آیۃ او ننسہا نات بخیر منہا او مثلہا۔ اور کیوں نہ ہو یوں نہ
ہو تو اعطاء دین منجملہ رحمت نہ رہے آثار غضب میں سے ہو جائے ہاں اگر یہ
بات متصور ہوتی کہ اعلیٰ درجہ کے علماء کے علوم ادنیٰ درجہ کے علماء کے علوم
سے کمتر اور ادون ہوتے ہیں تو مضائقہ بھی نہ تھا پر سب جانتے ہیں کہ کسی عالم کا
عالی مرتبت ہونا مراتب علوم پر موقوف ہے یہ نہیں تو وہ بھی نہیں اور انبیاء
متاخرین کا دین اگر مخالف نہ ہوتا تو یہ بات ضرور ہے کہ انبیاء متاخرین پر وحی
آتی اور افاضہ علوم کیا جاتا ورنہ نبوت کے پھر کیا معنی سو اس صورت میں اگر

از حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی
مع تکملہ
حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی

دارالاشاعت
اردو بازار، کراچی ۱ فون ۲۶۳۱۸۶۱

ذاتی ہونے سے اتنی ہی تھی باایں ہمہ یہ وصف اگر آفتاب کا ذاتی نہیں تو جس کا تم
کہو دہی موصوف بالذات ہوگا۔ اور اس کا نور ذاتی ہوگا کسی اور سے مکتسب اور
کسی اور کا فیض نہ ہوگا۔ الغرض یہ بات بدیہی ہے کہ موصوف بالذات سے آگے سلسلہ
ختم ہو جاتا ہے، چنانچہ خدا کے لئے کسی اور خدا کے نہ ہونے کی وجہ اگر ہے تو
یہی ہے یعنی ممکنات کا وجود اور کمالات وجود سب عرضی یعنے بالعرض ہیں اور
یہی وجہ ہے کہ کبھی موجود کبھی معدوم کبھی صاحب کمال کبھی بے کمال رہتے ہیں
اگر یہ امور مذکورہ ممکنات کے حق میں ذاتی ہوتی تو یہ انفصال و اتصال نہ ہوا کرتا
علے الدوام وجود اور کمالات وجود ذات ممکنات کو لازم ملازم رہتے۔ سو اسی طور
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمایئے۔ یعنی آپ موصوف بوصف
نبوت بالذات ہیں۔ اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض اوروں کی
نبوت آپ کا فیض ہے پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں آپ پر سلسلہ نبوت مختتم
ہو جاتا ہے۔ غرض آپ جیسے نبی الامتہ ہیں ویسے ہی نبی الانبیاء بھی ہیں۔ اور یہی وجہ ہوئی
کہ بشہادت۔ واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول
مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ۔ اور انبیاء کرام علیہ وعلیہم السلام سے آپ پر
ایمان لانے اور آپ کے اتباع اور اقتداء کا عہد کیا گیا۔ ادھر آپ نے یہ ارشاد
فرمایا کہ اگر حضرت موسیٰ بھی زندہ ہوتے تو میرا ہی اتباع کرتے علاوہ ازیں بعد
نزول حضرت عیسےٰ کا آپ کی شریعت پر عمل کرنا اسی بات پر مبنی ہے ادھر رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ علمت علم الاولین والاخرین بشرط فہم اسی جانب
مشیر ہے شرح اس معمہ کی یہ ہے کہ اس ارشاد سے ہر خاص و عام کو یہ بات واضح
ہے کہ علوم اولین مثلاً اور ہیں اور علوم آخرین اور۔ لیکن وہ سب علوم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میں مجتمع ہیں سو جیسے علم سمع اور ہے اور علم بصر اور پر باہیں
ہمہ قوت عاقلہ اور نفس ناطقہ میں یہ سب علوم مجتمع ہیں ایسے ہی رسول اللہ صلعم
اور انبیاء باقی کو سمجھئے۔ پر ظاہر ہو کہ سمع و بصر اگر مدرک عالم ہیں تو بالعرض

انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی او کما قال جو بظاہر بطرز مذکور اسی لفظ خاتم النبیین سے ماخوذ ہے اس باب میں کافی ہے کیونکہ یہ مضمون درجہ تواتر کو پہنچ گیا ہے پھر اس پر اجماع بھی منعقد ہو گیا گو الفاظ مذکور بسند تواتر منقول نہ ہوں سو یہ عدم تواتر الفاظ باوجود تواتر معنوی یہاں ایسا ہی ہو گا جیسا تواتر اعداد رکعات فرائض و وتر وغیرہ باوجودیکہ الفاظ احادیث مشعر تعداد رکعات متواتر نہیں جیسا اس کا منکر کافر ہے ایسا ہی اس کا منکر بھی کافر ہوگا اب دیکھئے کہ اس صورت میں عطف بین الجملتین اور استدراک اور استثناء مذکور بھی بغایت درجہ چسپاں نظر آتا ہے اور خاتمیت بھی بوجہ احسن ثابت ہوتی ہے اور خاتمیت زمانی بھی ہاتھ سے نہیں جاتی اور نیز اس صورت میں جیسے قرأت خاتم بکسر التاء چسپاں ہے ایسے ہی قرأت خاتم بفتح التاء بھی نہایت درجہ کو بے تکلف موزوں ہو جاتی ہے کیونکہ جیسے خاتم بفتح التاء کا اثر اور نقش مختوم علیہ میں ہوتا ہے ایسے موصوف بالذات کا اثر موصوف بالعرض میں ہوتا ہے حاصل مطلب آیہ کریمہ اس صورت میں یہ ہو گا کہ ابوت معروفہ تو رسول اللہ صلعم کو کسی مرد کی نسبت حاصل نہیں پر ابوۃ معنوی امتیوں کی نسبت بھی حاصل ہے اور انبیاء کی نسبت بھی حاصل ہے۔ انبیاء کی نسبت تو فقط خاتم النبیین شاہد ہے کیونکہ اوصاف معروض موصوف بالعرض موصوف بالذات کے فرع ہوتے ہیں۔ موصوف بالذات اوصاف عرضیہ کی اصل ہوتا ہے اور اور وہ اس کی نسل اور ظاہر ہے کہ والد کو والد اور اولاد کو اولاد اسی لحاظ سے کہتے ہیں کہ یہ اس سے پیدا ہوتے ہیں وہ فاعل ہوتا ہے چنانچہ والد کا اسم فاعل ہونا اس پر شاہد ہے اور یہ مفعول ہوتے ہیں چنانچہ اولاد کو مولود کہنا اس کی دلیل ہے موجب ذات بابرکات محمدی صلعم موصوف بالذات بالنبوۃ ہوئی انبیا باقی موصوف بالعرض تو یہ بات اب ثابت ہو گئی کہ آپ معنوی ہیں اور انبیاء باقی آپ کے حق میں بمنزلہ اولاد معنوی اور امتیوں کی نسبت لفظ رسول اللہ میں غور کیجئے تو یہ بات واضح ہے پر آیہ النبی اولیٰ بالمومنین دلانے کی ضرورت ہے محمد رسول اللہ صلعم

Was Ibn Taymiah From the Ahlus Sunnah wal Jama`ah?

By:
Moulana Muhammad Abû Bakr Ghâzipûrî al-Anṣârî

Translation Edited By:
Mufti Afzal Hoosen Elias
(May Allah Protect him)

ZAM ZAM PUBLISHERS

effort in his ignorance to make people lose affection for ash-Shaykh Qāsim an-Nānotwī, the founder of *Dārul 'Ulūm*, the famous university at Deoband. In doing that he imitated the style of the misguided, innovator and grave-worshipper, Arshad al-Qādirī, of the Barelwī sect. He strove to incite people against the Imām in regards his statement that the Prphethood of Muhammad ﷺ is original and the Prohethood of the other Ambiyaa stems from the effulgence of his *Nubūwah*. That also means that he is the Seal of the Ambiyaa, from the first of them to the last, in aspects of personality, time and place. Even if in theory there should have been a prophet after him, that would have no effect on his Finality, because his Nubūwah is vested in himself originally whilst the others stem from his effulgence.

There is no doubt that that statement is correct. It is the belief of the Ahlus Sunnah wal Jamā'ah. It is from Rasulullaah ﷺ that the chain of Nubūwah originated. He was the Nabī from primordial times and was already then the Seal of Ambiyaa by the decree of Allaah, before even the presence of the creation, before there was time and place, before any Nabī came to the world.

Sadly, the author of the booklet did not understand this subtle meaning due to his ignorance and enmity against the Deobandīs. He thus spewed against ash-Shaykh an-Nānotwī what he spewed and his tongue spoke like a devil.

The statement of ash-Shaykh an-Nānotwī is in fact in the same style as that Ibn Taymiyah. He presented his argument based on the Quraan and Hadīth, in a style and division modern intelligence can understand.

If the author of the booklet has any intelligence then he should listen very carefully to what Hujjatul Islaam wrote.

میں مغفرت کا دعویٰ حتمی ہے وہ عام نہیں، مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ اور لوگوں کے گناہ بدون عقاب کے معاف نہ ہوں گے، نہیں دوسرے کے بھی معاف ہوں گے، جیسا کہ پہلے بیان کر چکا ہوں، لیکن ان کے لیے وہی وعدہ ہے جو دوسری آیت میں مذکور ہے "وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ" جس میں حتمی وعدہ نہیں کیا، بلکہ مشیت کی قید سے مشروط ہے اور اس آیت میں جو بلا قید حتمی وعدہ کیا گیا ہے، یہ صرف نومسلموں کے لیے ہے کہ اسلام سے ان کے پہلے گناہ ضرور معاف ہو جائیں گے جیسا کہ شانِ نزول سے معلوم ہو رہا ہے اور شان نزول مثل تفسیر کے ہے، بہت سے نصوص بظاہر عام ہیں، لیکن شانِ نزول سے ان کی تقیید کی جاتی ہے۔ (وعظ محاسن اسلام: ۸)

اٹھارواں اعتراض...... مسلمانوں کا جانوروں کو ذبح کرنا عقل و نقل کی روشنی میں!

دوسری قوموں کا یہ شبہ کہ یہ لوگ بڑے سنگدل ہوتے ہیں کہ انہیں جانوروں کے گلے پر چھری پھیرتے ہوئے ذرا بھی رحم نہیں آتا، بعض ناواقفی یا تعنت (سرکشی زیادتی) سے ناشی (پیدا ہونے والی) ہے، مگر عجیب بات ہے کہ یہ شبہ اور اعتراض فقط گائے کی قربانی کے متعلق ہے، چوہے، بکری، مرغی، کبوتر کے متعلق نہیں، معلوم ہوتا ہے دال میں کالا ہے، یعنی اس شبہ کا سبب ترحم نہیں ہے، بلکہ محض حمیتِ مذہبی ہے اور اگر کوئی ذہین آدمی مذہب سے قطع نظر کر کے سب جانوروں کے متعلق یہی الزام دے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اسے یہ خبر کہ مسلمان نرم دل ہوتے ہیں یا سخت دل؟ پس ان کا اعتراض اگر حمیت مذہب سے نہیں تو ناواقفیت سے ضرور ہے، پس ان کا یہ فیصلہ بہت ہی ظاہر ہے، مگر باوجود اس کے ظاہر ہونے کے علماء مناظرین نہ معلوم جواب میں کہاں کہاں پہنچتے ہیں؟ لیکن ان پر بھی اعتراض نہیں ہو سکتا، کیونکہ وہاں تحقیق مقصود نہیں ہوتی، محض الزام واسکات (خاموش کرنا) مقصود ہوتا ہے، باقی جہاں تحقیق منظور ہوتی ہے وہاں حق تعالیٰ کی جانب سے اصل حقیقت کا القاء ہوتا ہے، سو الحمد للہ! حق تعالیٰ نے اس وقت مجھے جواب میں یہ بات سمجھا دی کہ انہیں کیا خبر کہ مسلمانوں میں رحم نہیں؟ اب آپ سب مسلمانوں کو ٹٹول لیجیے کہ ذبح کے وقت قلب کی کیفیت کیا ہوتی ہے؟ کڑھتا ہے؟ یا نہیں؟ بعض موجودہ بزرگوں کا قصہ سنا ہے کہ ذبح کے وقت آنکھ سے آنسو جاری ہو گئے، آخر یہ کیا بات ہے؟ رحم اور کسے کہتے ہیں؟ لیکن اس سے بڑا کمال مسلمانوں کا عدل (انصاف) ہے کہ ایک ہی طرف نہیں چلے گئے۔

"وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا"

اسلام پر اعتراضات و شبہات پر عقلی و نقلی جامع اور
دلچسپ جوابات علماء و عوام کے لیے یکساں مفید

مکتبہ عمر فاروق
شاہ فیصل کالونی ○ کراچی

وجل: ﴿إلا إبليس أبى واستكبر وكان من الكافرين﴾ [سورة البقرة: الآية ٣٤] وقوله تعالى: ﴿ إلا إبليس لم يكن من الساجدين ﴾ [سورة الأعراف: الآية ١١] ومن قولهم: إن إبليس ما دخل الجنة، وفي القرآن تكذيبهم، وهو قوله تعالى: ﴿أخرج منها فإنك رجيم﴾ [سورة الحجر: الآية ٣٤] ومن قولهم: إن جبريل كان يجيء إلى النبيّ ﷺ لا يبرح من مكانه، ومن قولهم: إن الله تعالى لما كلم موسى عليه السلام أعجب موسى بنفسه ، فأوحى الله إليه يا موسى أتعجبك نفسك ، مدّ عينيك ، فمدّ موسى عينيه، فنظر إذا قدامه مائة طور، على كل طور موسى. وهذا منكر عند أهل النقل وأصحاب الحديث، فهو حديث باطل، وقد أوعد النبيّ ﷺ من كذب عليه فقال : « من كذب عليّ متعمداً فليتبوأ مقعده من النار » ومن قولهم إن الله تعالى يريد من العباد الطاعات ولا يريد منهم المعاصي، وأنه عزّ وجل أرادها بهم لا منهم وهذا باطل، لأن الله تعالى قال: ﴿ومن يرد الله فتنته فلن تملك له من الله شيئاً﴾ [سورة المائدة: الآية ٤١] يعني كفره، وقال الله تعالى: ﴿ولو شاء ربك ما فعلوه﴾؟ وقال تعالى: ﴿ولو شاء الله ما اقتتلوا﴾ [سورة البقرة: الآية ٢٥٣]. ومن قولهم إن النبيّ ﷺ كان يحفظ القرآن قبل النبوّة، وقبل أن يأتيه جبريل عليه السلام، وفي القرآن تكذيبهم، وهو قوله تعالى: ﴿ما كنت تدري ما الكتاب ولا الإيمان﴾ [سورة الشورىٰ: الآية ٥٢] وقوله تعالى: ﴿وما كنت تتلو من قبله من كتاب ولا تخطه بيمينك﴾ [سورة العنكبوت: الآية ٤٨]. ومن قولهم: إن الله تعالى يقرأ على لسان كل قاريء، وأنهم إذا سمعوا القرآن من قاريء فإنما يسمعونه من الله وهذا القول يفضي إلى الحلول، نعوذ بالله من ذلك، ويؤدي إلى أن الله تعالى يلحن ويلفظ وهذا كفر. ومن قولهم: إن الله تعالى في كل مكان، ولا فرق بين العرش وغيره من الأمكنة، وفي القرآن تكذيبهم، قال الله عزّ وجلّ: ﴿الرحمن على العرش استوى﴾ [سورة طه: الآية ٥] ولا يقال على الأرض استوى، ولا على بطون الجبال وغير ذلك من الأمكنة، وهذا آخر ما يتعلق بالاعتقاد والأصول على وجه الإشارة والاختصار. وإنما لم نشر إلى إبطال كل مذهب من مذاهب هذه الفرق الضالة خوفاً من إطالة الكتاب، وإنما أوردنا ذكر مقالاتهم مجردة للتحذير منها، أعاذنا الله وإياكم من شرّ هذه المذاهب وأهلها، وأماتنا على الإسلام والسنة في الفرقة الناجية برحمته.

یعنی ہمارے مشائخ کے درمیان ''تداوی بالمحرم'' کے مسئلے میں اختلاف واقع ہوا ہے، چنانچہ ''نہایہ'' میں ''ذخیرہ'' سے یہ منقول ہے کہ حرام سے شفاء حاصل کرنا جائز ہے جب یہ معلوم ہو کہ اس کے اندر شفاء ہے اور کسی دوسری دواء کے بارے میں علم نہ ہو۔ فتاوی قاضی خان میں نصر بن سلام کی طرف یہ قول منسوب ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد:

''ان اللّٰہ لم یجعل شفاء کم فیما حرم علیکم''

اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفاء ان چیزوں میں نہیں رکھی جو
چیزیں تم پر حرام کی گئی ہیں۔

ان اشیاء کے بارے میں ہے کہ جن میں شفاء نہیں ہے، لیکن اگر کسی چیز میں شفاء ہے تو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں، کیا آپ کو معلوم نہیں کہ پیاسے انسان کے لئے ضرورت کے وقت شراب پینا حلال ہے۔ اسی طرح صاحب ہدایہ نے ''تجنیس'' میں اسی کو اختیار فرمایا ہے، چنانچہ فرمایا کہ اگر کسی انسان کی ناک سے خون بہہ پڑے اور وہ اس خون سے اپنی ناک اور پیشانی پر سورۃ فاتحہ لکھے تو شفاء کے حصول کے لئے بطور علاج ایسا کرنا جائز ہے، اور اگر پیشاب سے لکھے اور اس کو یہ معلوم ہو کہ اس کے اندر میرے لئے شفاء ہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں، لیکن یہ بات منقول نہیں۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ شفاء کے حصول کے وقت حرمت ساقط ہو جاتی ہے، کیا آپ کو معلوم نہیں کہ (ضرورت کے وقت) پیاسے انسان کے لئے شراب پینا اور بھوکے انسان کے لئے مردار کا کھانا جائز ہے۔

فقہی مقالات

۴

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

ضبط و ترتیب

محمد عبداللہ میمن

میمن اسلامک پبلشرز

۱۸۸/۱، لیاقت آباد، کراچی ۱۹